© rasailojaraid.com

انکم ٹیکس قوانین اور اسلام کے معاشی تقاضے

پروفیسر محمد عبداللہ ملک
گورنمنٹ کالج فیصل آباد

سرمایہ کے بغیر اقتصادی ترقی ناممکن ہے جب کہ انکم ٹیکس قوانین بدقسمتی سے سرمایہ کے راستے میں حائل دیوار ہیں۔ چند مفاد پرستوں نے ملکی ترقی کے خلاف صرف سرمایہ ہی کو نشانہ بنایا اور کمال ہوشیاری سے اسے جمع کرنے کے طریقوں یعنی حلال اور حرام کو موضوع نہیں بننے دیا۔

اسلام نے حلال ذرائع سے پیدا کردہ مال و دولت کو اللہ کا فضل قرار دیا ہے جبکہ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ مال کو اللہ کا عذاب کہا ہے۔ بلا شبہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سرمایہ جسم کے صالح خون کی طرح قومی طاقت تھا۔ اس کے برعکس شداد، ہامان اور قارون وغیرہ کا سرمایہ لعنت اور قابل عذاب تھا۔

> حضرت مستور بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو ہمارا ملازم ہو اگر اس کی بیوی نہیں ہے تو وہ سرکار سے شادی کے اخراجات لے گا۔ اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو خادم لے سکتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے جو کوئی اس سے زائد لے گا وہ خیانت ہوگی

قوم کی ترقی و خوشحالی میں جتنی حلال سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے کوئی دوسری چیز اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ انکم ٹیکس کا قانون حلال سرمایہ کے ارتکاز کا سب سے بڑا دشمن ہے جبکہ حرام سرمایہ اپنے ارتکاز کیلئے نہ اس کا محتاج ہے اور نہ ہی اس کی پرواہ کرتا ہے۔ انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کی رو سے آمدنی کی تعریف یوں ہے۔

2(24)"INCOME INCLUDES"

(a) Any income, profits or gains from whatever source derived, chargeable to tax under any provision of this ordinance under any head specified in Section And

Section 15 reads:

15 HEAD OF INCOME:-

All income shall for the purposes of the charge of tax and the computation of total income, be classified under the following Heads, namely:-

(A) Salary,(B) Interest or Securities (C) Income from House property

(D) Income from Business and profession (E) Capitol Gains and (F) Income from other sources.

ترجمہ: انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کی شق نمبر 15 کے تحت ہر قسم کی آمدنی منافع جات اور وصولیاں قابل ٹیکس ہوں گی خواہ وہ درج ذیل آمدنی کے کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہوں۔

آمدنی کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

۱۔ تنخواہ ۲۔ تمسکات پر سود
۳۔ جائیداد و مکانات سے ہونے والی آمدنی
۴۔ کاروبار اور پیشہ کی آمدنی
۵۔ کیپیٹل گین اور
۶۔ دیگر ذرائع سے ہونے والی آمدنی۔

مگر اس مقالہ میں تنخواہ، سود اور کاروباری آمدنی سے متعلق انکم ٹیکس قوانین پر بحث کی جاری ہے۔

آمدنی Income کی قانونی تعریف

کے بعد احکام الٰہی کی رو سے اکتساب مال کا تصور یوں پیش کیا گیا ہے کہ ناجائز ذرائع آمدنی مثلاً رشوت، خیانت، چوری، سود خوری، ناحق مال میں تصرف، شراب و جوا اور ناپ تول میں کمی، قحبہ گری، زنا اور فحش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھیلانے والے کاروبار پر سخت وعید فرمائی ہے اور صرف اور صرف حلال اور پاک روزی کمانے کی تلقین فرمائی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون.(سورہ بقرہ ۱۸۸)

ترجمہ:اور تم آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ اور نہ ان کو حکام کے سامنے پیش کرو تاکہ کھاجاؤ جانتے ہوئے لوگوں کے مال گناہ کے ساتھ۔

فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانته ولیتق الله ربه(البقرہ ۲۸۳)

ترجمہ: پس اگر تم میں سے ایک شخص دوسرے پر اعتماد کرکے کوئی امانت اس کے سپرد کرے تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے اسے امانت ادا کرنی چاہیے اور اللہ اپنے رب سے ڈرنا چاہیے۔

ومن یغلل یأت بماغل یوم القیامة ثم توفی کل نفس ماکسبت(آل عمران ۱۶۱)

ترجمہ:اور جو کوئی مال میں خیانت کرے وہ اپنے خیانت کئے ہوئے مال سمیت قیامت کے دن حاضر ہوگا اور ہر ایک کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ ملے گا۔

ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا وسیصلون سعیراً (النساء ۱۰)

ترجمہ: جولوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما (المائدة ۳۸)

ترجمہ:چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

یاایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه (المائدة ۹۰)

ترجمہ:اے لوگو جو ایمان لائے ہو شراب اور جوا اور بت اور فال کے پانسے تو شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔

> اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظام اپنایا تو عوام کیلئے امن اور خوشحالی حاصل کرنے کے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ہمیں اپنی قسمت کو منفرد طور پر بنانا ہوگا۔ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی نظام پیش کرنا ہوگا جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے تصورات پر قائم ہو

سود خوری

الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطن من المس ذالک بانهم قالو انما البیع مثل الربوا واحل الله البیع وحرم الربوا فمن جاءہٗ موعظة من ربه فانتهیٰ فلهٗ ما سلف وامرهٗ الی الله ومن عاد فاؤلئک اصحاب النار هم فیها خالدون (البقرہ ۲۷۵)

(ترجمہ) جولوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے لپیٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سود بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) سود جیسا ہے۔حالانکہ اللہ نے سودے کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر (سود) لینے لگے گا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

یاایها الذین آمنوا وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مؤمنین(البقرہ: ۲۷۸)

ترجمہ: مومنو خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فکم روس اموالکم لاتظلمون ولا تظلمون (البقرہ: ۲۷۹)

(ترجمہ) پس اگر تم ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کیلئے۔اگر توبہ کرو گے (سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ تمہارا نقصان ہے اور نہ دوسروں کا نقصان ہے۔

ان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة وان تصدقوا خیرلکم ان کنتم تعلمون.(البقرہ: ۲۸۰)

ترجمہ: اگر مقروض شخص تنگ دست ہو تو اسے کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت دو اور اگر زر قرض بخش دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔

یاایها الذین آمنوا ولا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفة واتقوالله لعلکم تفلحون (ال عمران :۱۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو دوگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سود کے خاتمہ کا فیصلہ دیا ہے اور حکومت کو جولائی 2001ء تک سودی کاروبار ختم کرکے اسلامی نظام معیشت نافذ کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔حکومت نے اس مقصد کیلئے نیشنل ٹاسک فورس برائے اسلامی معیشت اور اسلامی بینکاری کے فروغ کیلئے مشاورتی بورڈ قائم کردیا ہے۔اس طرح ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن آف پاکستان نے بلا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موں کے اجراء کیلئے کام خاصا مکمل کرلیا ہے۔

قحبہ گری / زنا کی آمدنی

الزانیة والزانی فاجلدوا کل
د منهما مائة جلدة (النور: ۲)

ترجمہ: زانی مرد اور زانیہ دونوں میں سے
ک کو سو کوڑے مارو

لاتکرهوا فتیاتکم علی البغاء ان
ون تحصنا تبتغوا عرض الحیوة
نیا (النور: ۳۳)

اپنی لونڈیوں کو قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ
و بچنا چاہتی ہیں محض اس لئے کہ تم دنیوی زندگی کا
ئدہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔

ولا تقربوا الزنی انه کان فاحشة
وساء سبیلا (بنی اسرائیل: ۳۲)

ترجمہ: اور تم زنا کے قریب نہ پھٹکو یہ بے
حیائی اور برا چلن ہے۔

فحاشی پھیلانے والے ذرائع آمدنی

ان الذین یحبون ان تشیع
لفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی
لدنیا والآخرة (النور: ۱۹)

ترجمہ: جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان
لوں میں فحش کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا اور
خرت میں دردناک عذاب ہے۔

ڈاکہ زنی کی آمدنی

انما جزآء الذین یحاربون الله
ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان
یقتلوا او یصلبوا (المائدة: ۳۳)

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے
لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کی
جزا تو یہ ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دیئے
جائیں۔

درج بالا آیت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ
نے آمدنی کے چھ ذرائع حرام قرار دیئے ہیں مگر چونکہ
یہ سب ذرائع آرڈی نینس میں درج کردہ انکم کی
تعریف میں آتے ہیں اور ان کی آمدنی سے ٹیکس
وصول بھی کیا جاتا ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ
انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کی رو سے ایسی
آمدنیاں اتنی حلال ہیں کہ ان میں سے لیا ہوا حصہ
اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خزانے میں داخل کرکے
ہر قسم کے دینی اور دنیوی کاموں پر خرچ کیا جا سکتا
ہے۔ حالانکہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا صرف اللہ
کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم
السلام بھی حلال اور حرام کے معاملہ میں دخل دینے
کے مجاز نہیں ہیں۔

دولت کی ہوس اور غیر متوازن و ظالمانہ
تقسیم میں ان وسائل معاش کا مکمل دخل ہے جنہیں
اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ دوسرے نظاموں کے
برعکس اسلام کا انداز اصلاح کہ پہلے غلاظت کے
ڈھیروں کو جمع ہونے کی کھلی چھٹی دی جائے اور جب
اس کی عفونت سے دماغ پھٹنے لگے تو ان غلاظت کے
ڈھیروں کو دور کرنے کی ترکیبیں سوچی جائیں۔ ابتدا
میں مرض کا سدباب کرنا اچھے نتائج کا ضامن ہو سکتا
ہے۔ اسلام ان راستوں کو ہی بند کر دیتا ہے جہاں سے
اس قسم کی خرابیاں معاشرہ میں داخل ہوتی ہیں۔ جسٹس
محمد اکرم شاہ الازہری کے مطابق اگر سود۔ رشوت
جوا بازی۔ اور ذخیرہ اندوزی کی لعنتوں سے کوئی قوم اپنا
دامن بچا لے تو معاشی ناہمواریوں اور خوفناک نشیب و
فراز کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہے گا۔ اسلام نے وہ
تمام راہیں بند کر دی ہیں۔ جن کے ذریعے سرمایہ داری
کو غذا پہنچتی ہے۔ اور اس کا دیو انسانی شرافت کے
مقدس اور نورانی بنیادوں کو پامال کرنے کی تدبیریں
سوچنے لگتا ہے۔

> جسٹس محمد اکرم شاہ الازہری کے مطابق اگر سود۔ رشوت جوا بازی، اور ذخیرہ اندوزی کی لعنتوں سے کوئی قوم اپنا دامن بچا لے تو معاشی ناہمواریوں اور خوفناک نشیب و فراز کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہے گا۔ اسلام نے وہ تمام راہیں بند کر دی ہیں۔ جن کے ذریعے سرمایہ داری کو غذا پہنچتی ہے۔ اور اس کا دیو انسانی شرافت کے مقدس اور نورانی بنیادوں کو پامال کرنے کی تدبیریں سوچنے لگتا ہے

قرآن کریم کی اعجاز آفرینی آج بھی
اپنے شباب پر ہے۔ اسلام کی برکتوں اور سعادتوں کا
چشمہ شیریں آج بھی ابل رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی
ادائے رحمة للعالمین اتنی وسیع ہے کہ ستم رسیدہ و
افلاس گزیدہ انسانیت کو اس کے ظل عاطفت میں پناہ
مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم منافقت کو ترک کردیں۔ شک
و بے یقینی کی دلدل سے اپنے آپ کو نکالیں اور ایمان
صادق اور یقین محکم کے ساتھ ان تعلیمات کو اپنا لیں
جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ذریعے سے ساری
دنیا کے انسانیت کیلئے نازل فرمائی ہیں۔

سرکاری ملازمین پر آمدنی ٹیکس

انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کے تحت
جن آمدنیوں پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ ان میں سے بڑا
ذریعہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے ہونے والی
ٹیکس کٹوتی (Deduoties of Income
Tax) ہے۔ حالانکہ اس ٹیکس کا نشانہ بننے والے
ملازمین کی تنخواہیں مقرر رہ ہیں۔ حکومت ان کی
ضروریات زندگی کی لاگت کا خیال کئے بغیر ان پر یہ
ٹیکس لاگو کر دیتی ہے۔ یہ طریقہ سراسر غیر اسلامی
ہے۔

اسلام مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی حکومت
جسے اپنا ملازم رکھے۔ اس کی بنیادی ضروریات حیات
پوری کرنے کے انتظامات بھی کرے۔ نبی اکرم ﷺ کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فى ... عن مستور بن شداد قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من كان لنا عاملا فليكتسب زوجة فان لم يكن له خادم فليكتسب خادما فان لم يكن له مسكن فليكتسب مسكنا وفى رواية من اتخذ غير ذالك فهو غلول .(سنن ابى داؤد)

ترجمہ: حضرت مستور بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو ہمارا ملازم ہو اگر اس کی بیوی نہیں ہے تو وہ سرکار سے شادی کے اخراجات لے گا۔ اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو خادم لے سکتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے جو کوئی اس سے زائد لے گا وہ خیانت ہوگی۔

اس طرح حکومت صرف ان سرکاری ملازمین کو چھوٹ دیتی ہے۔ جو سرمایہ کاری کریں خواہ ان کی کمائی کسی طرح کی بھی ہو مگر دیانت دار غریب ملازمین جو تنخواہ سے ضروریات زندگی پوری کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ ان کی تنخواہوں سے ٹیکس کی جبری کٹوتی سراسر ناانصافی ہے۔

دوسری طرف سرکاری ملازمین کے مقابلہ میں دوسرے ٹیکس گزار طبقے اپنی سالانہ آمدنی میں سے متعدد قسم کے اخراجات مثلاً کرایہ، دوکان، بل، خاطر تواضع، چوکیدار اور متفرق اخراجات وغیرہ منہا کر کے باقی رقم میں سے بنیادی چھوٹ کی رقم نکال کر خالص آمدنی پر ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ مگر سرکاری ملازمین کو صرف چند الاؤنسوں کے علاوہ صرف بنیادی چھوٹ کی رعایت ہی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا یہ قانون اسلامی نظام مالیات سے ہرگز ہم آہنگ نہیں ہے۔

لہذا یہ ٹیکس سرکاری ملازمین کی تنخواہی آمدنیوں Salary Incomes کی بجائے صرف غیر تنخواہی آمدنیوں Non Salary Incomes پر ہونا چاہیے اور اس کے لئے بھی معقول طریقہ اپنایا جائے۔

سٹے بازی اور انکم ٹیکس قانون

Section 36 (1) of the Income Tax Ordinance 1979 reads:-

36 (1) Where an assessee sustains a loss in any assessment year in respect of any speculation business carried on by him, it shall not be set off, except against profits or gains, if any, of another speculation business carried on by him and assessable for that assessment year.

یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ سٹے بازی جوئے ہی کی ایک قسم ہے جو کہ سورۃ المائدۃ آیت ۹۰ کی رو سے حرام ہے۔ مگر قابل مذمت بات یہ ہے کہ اس قانون کے تحت اس قبیح فعل کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی گئی ہے بلکہ اس کاروبار سے ہونے والے نقصانات کو اس کے متوقع منافع جات سے پورا کرنے کی پوری پوری ترغیب بھی پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے ناپسندیدہ رجحانات سے محفوظ فرمائے۔ آمین

قرض حسنہ اور انکم ٹیکس آرڈیننس 1979

شرک کے بعد جس چیز سے اللہ تعالیٰ کو انتہائی نفرت ہے وہ حقوق العباد کا غصب کرنا ہے۔ یہاں تک کہ اگر شہید کے ذمہ بھی کسی کا قرض بقایا ہو تو وہ انعامات جن کا شہید حق دار ہوتا ہے اس وقت تک معطل رہتے ہیں جب تک کہ وہ شہید قرض ادا نہ کرے یا قرض لینے والا اسے معاف نہ کر دے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقوق العباد کی مد میں ایک انتہائی محبوب عمل قرض حسنہ ہے جس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل آیات قرآن سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ غنی اور بے نیازی کے باوجود اللہ تعالیٰ قرض کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس ... کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز (من ذالذی) کو ... سننے کے بعد منہ پھیرنے والا صاحب ثروت مسلم اپنا ایمان کیسے بچا سکتا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ ... آواز پر لبیک کہنا بھی ایک ایسا قابل تعزیر جرم ہے ... اس کی سزا متعین ہے اور حالات و واقعات کی وجہ ... اس میں کمی بیشی ناممکن ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ... میں قرض حسنہ دینا انکم ٹیکس آرڈیننس کی اس رو ... مقروضہ سودی آمدنی کے اضافہ اور پھر اس پر ٹیکس ... باعث بنے گا۔ حالانکہ ارشادات باری تعالیٰ ہیں۔

من ذالذى يقرض الله قرضا حسناً فيضعفهٗ اضعافا كثيرا والله يقبض ويبسط واليه ترجعون (البقرہ : ۲۴۵)

ترجمہ: کوئی ہے اللہ کو قرض حسنہ دے ... وہ اس کے بدلے میں کئی حصے زیادہ دے گا اور اللہ ... روزی کو تنگ کرتا ہے اور وہی کشادہ کرتا ہے اور تم ... کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

ان تقرضوا الله قرضا حسنا يضعفه لكم ويغفرلكم والله شكور حليم (تغابن ۱۷)

ترجمہ: اگر تم خدا کو قرض دو گے تو وہ تم ... اس کا دو چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف ... کر دے گا اور اللہ تعالیٰ قدر شناس اور بردبار ہے۔

واقيموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة ... واقرضوا الله قرضا حسنا وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عندالله (المزمل ۲۵)

ترجمہ: اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ا... کرتے رہو اور خدا کو نیک قرض دیتے رہو اور جو نیک ... عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر ... پاؤ گے۔

قرض حسنہ سے متعلق انکم ٹیکس کی شق ... ملاحظہ ہو:۔

Section 12(7) of the Income Tax Ordinance1979

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

reads:-

12(7) Where an assessee has made any loan or advance to any person on which No Interest has been charged or the rate at which interest has been charged is less than the rate (hereinafter referred to as the "said rate")arrived at by adding two percent to the banke of Pakistan as applicable on the date on which the loan oradvance was made, the amount not charged or the anount aqual to the anterest computed at the said rate as reduced by the interest actually charged shall by deemed to be the income of the assessee and shall be included in his total income:

یعنی اگر کوئی ٹیکس گزار شخص کسی دوسرے آدمی کو کچھ قرض کی رقم دے جس پر اس نے کوئی سود وغیرہ بھی نہ لینا ہو تو پھر بھی سٹیٹ بینک کی طرف سے مقرر کردہ سودی شرح سے سود وضع کرتے ہوئے قرض دینے والے کی آمدنی میں شمار کر کے اس پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی مملک ہے اور اس ملک میں بسنے والے تمام شہری اسلام کے معاشی نظام کو رائج کرنے کے ہمیشہ سے متمنی ہیں۔ ایسا نظام جس میں تمام انسانوں کی بھلائی مضمر ہے اور جو انصاف اور مساوات پر مبنی ہے۔ اسلام سود کی ممانعت کرتا ہے۔ ہر قسم کے استحصالی رویوں کی مخالفت کرتا ہے۔

بانی پاکستان قائداعظم نے 15 جولائی 1948 کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر پاکستان کے قیام کے معاشی مقاصد کو یوں بیان فرمایا۔

''اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظام اپنایا تو عوام کیلئے امن اور خوشحالی حاصل کرنے کے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ ہمیں اپنی قسمت کو منفرد طور پر بنانا ہوگا۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی نظام پیش کرنا ہوگا جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے تصورات پر قائم ہو۔

مغرب کے معاشی نظریے اور معمول کو اختیار کرنے سے ہمیں اپنے نصب العین عوام کی خوشحالی اور خوشنود بنانے میں کوئی مدد نہیں ملے گی۔

ان حقائق کے باوجود ہم ابھی تک اغیار کے بنائے ہوئے معاشی نظاموں کے درپے ہیں۔ ان سے تمام شعبہ ہائے حیات میں معاونت اور رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں آئیں اور عہد کریں کے ہم اسلام کے زرین اصولوں کو اپنا کر اس مملکت خداداد پاکستان کے حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی مملکت بنا کر دم لیں گے۔ انشاءاللہ

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

بقیہ: یورپ میں احیاء اسلام

لی اجازت دیدی۔ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو اوسلو کے ایک علاقے میں پہلی بار بلند آواز سے اذان دی گئی تھی۔ اوسلو شہر کی پانچ لاکھ آبادی میں 36 ہزار مسلمان ہیں۔

زمبابوے:

زمبابوے میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ پادری دہائی دینے لگے ہیں اور اسلام کا راستہ روکنے کیلئے مدد کی اپلیں کی جارہی ہیں۔ یہ خیال کیا جارہا ہے۔ کہ اس صدی میں اسلام روئے زمین کا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا اور اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر ونفوذ کو روکنے اور عیسائیت کی برتری برقرار رکھنے کیلئے اسلامی تحریکوں کا راستہ روکنے کے ساتھ ساتھ عیسائی مشنریوں کی بھرپور مدد کرنا ہوگی۔

ناروے:

ناروے کے شہر میں ایک ارب کرونا (تقریباً سات ارب روپے) کی لاگت سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی جارہی ہے جو یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ اس کی تعمیر مکمل ہونے کو پانچ سال کا عرصہ لگے گا۔ مسجد میں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش اور ایک ہزار افراد کے ایک وقت میں وضو کرنے کی سہولت ہوگی۔

اٹلی:

اٹلی میں اسلام عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب ہے۔ زیادہ تر مسلمان تارکین وطن کا تعلق شمالی افریقہ، مشرق وسطی اور البانیہ سے ہے۔ اٹلی کی کل آبادی 5 کروڑ 70 لاکھ ہے جس میں 10 لاکھ آبادی مسلمانوں کی ہے۔

برطانیہ:

برطانیہ میں حکومت نے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کو بھی سرکاری فنڈز دینے کا اعلان کردیا ہے۔ برطانوی وزیر تعلیم ڈیوڈ بلونکٹ کا کہنا ہے کہ اب تک صرف انگلش، رومن کیتھولک اور یہودی سکولوں کو سرکاری فنڈز ملتے ہیں۔ اب انہوں نے لندن اور برمنگھم کے سکولوں کو فنڈز دینے کی منظوری دی ہے۔ اس طرح برطانیہ کی 15 لاکھ مسلمان آبادی کا یہ اعتراض ختم ہو جائے گا کہ ان کے بچوں کو وہ مذہبی تعلیم حاصل نہیں جو دوسرے مذاہب کو حاصل ہے۔ لندن سکول کے بچوں کے والدین نے اپنی آخری درخواست کے بعد برطانوی حکومت پر مقدمہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ اب والدین اس فیصلے سے خوش ہونگے جس سے سرکاری فنڈز کے حصول کیلئے ان کی 11 سالہ جدوجہد کامیاب ہوئی ہے۔ اس فیصلے سے باقی مسلمان سکولوں کو بھی سرکاری فنڈز ملنے کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ برطانیہ میں 50 آزاد مسلمان سکول ہیں۔ چرچ آف انگلینڈ نے بھی اس فیصلے کو شاندار قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان سکولوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ مناسب مذہبی سکول بننے کیلئے سخت امتحانات پاس کر سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com